رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۵ تبلیغ ۱۳۵۸ہش ۵ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۹

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۵ فروری ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے ۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین

گھانا (مغربی افریقہ) کی احمدی جماعتوں کی ۵۲ ویں سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی

بیس ۲۰ ہزار سے زائد افریقن احمدی احباب کانفرنس میں شامل ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس موقعہ پر ایک لاکھ پچاس ہزار سیڈیز چندہ جمع کیا گیا۔

• اخبارات ۔ • ریڈیو • اور ٹی وی پر وسیع پیمانے پر کانفرنس کی خبروں کی اشاعت

مکرم مولوی عبد الوہاب بن آدم صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن گھانا اکراہ سے بذریعہ کیبل گرام مطلع فرماتے ہیں کہ:-

گھانا کی احمدی جماعتوں کی ۵۲ ویں سہ روزہ سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مبارک تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم جناب وکیل التبشیر صاحب کے اہم پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے جو اس کانفرنس کے لئے مرکز سے موصول ہوئے تھے۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں چار کمشنر صاحبان نے (جن میں سے ایک احمدی تھے) حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی بے لوث دینی اور معاشرتی خدمات کی بہت تعریف کی

گھانا کی احمدی جماعتوں کے بیس ۲۰ ہزار سے زائد نمائندے اس کانفرنس میں شامل ہوئے اس موقعہ پر جب دینی اغراض کی خاطر حاضرین کو چندہ کی تحریک کی گئی تو احباب جماعت نے نہایت اخلاص اور محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک لاکھ پچاس ہزار سیڈیز پیش کئے۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پریس۔ ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے ہماری اس کانفرنس کی خبروں کی وسیع پیمانے پر اشاعت ہوئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے انعقاد کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے آمین۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بچوں کے کلینک کا اجراء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۲ فروری کے خطبہ جمعہ کے ارشاد کے تحت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بچوں کی صحت کے لئے ایک خصوصی کلینک کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ ہر پیر کے دن یہ کلینک بچوں کے امراض کے ایک ماہر ڈاکٹر کی زیر نگرانی کام کرے گا۔ اور اس میں بچوں کے علاج کے علاوہ بچوں کی موذی امراض (پولیو۔ کالی کھانسی۔ خناق۔ ٹیٹنس اور ٹی بی) کی روک تھام کے لئے ٹیکے لگانے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ نیز بچوں کی عمومی صحت کا جائزہ بھی لیا جائے گا۔ اس کلینک کے اوقات صبح ۹½ بجے سے ۱۱ بجے تک ہوا کریں گے۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر)

ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مخصوص ہے

احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مخصوص ہے۔ اس کے باوجود کئی دوست دور و نزدیک سے جمعرات کے علاوہ دوسرے ایام میں بھی تشریف لے آتے ہیں اور ملاقات کے لئے اصرار کرتے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضور سے ملاقات کے لئے صرف جمعرات کے دن ہی تشریف لائیں دیگر ایام میں ملاقات سے معذرت عرض ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

۷ ربیع الاول ۱۳۹۹ ھ

۶ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفینِ انبیاء کے ظالمانہ طرزِ عمل میں یکسانیت کا ایک خاص پہلو

اللہ تعالیٰ نے جہاں اس امر کا قرآن مجید میں بار بار ذکر کیا ہے کہ اس نے نافرمان اور بدعمل قوموں کی ہدایت کے لئے جب بھی کوئی مامور دنیا میں بھیجا انہوں نے اس مامور کی ضرور مخالفت کی اور اسے اور اس پر ایمان لانے والوں کو ضرور اذیتیں پہنچائیں وہاں اس نے ایک اور بات کا بھی ذکر کیا ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے اس امر کے باوجود مخالفت کی کہ قبل ازیں وہ یہ کہا کرتے تھے کہ اگر خدا تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرما کر ہمارے درمیان اپنے کسی مامور کو مبعوث فرمادے تو ہم ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تریاقی صحبت اور خداداد قوت قدسی سے فیضیاب ہوکر دوبارہ ہدایت کی راہ پر آجائیں گے۔ جب خدا تعالیٰ نے خود ان کی پکار کو سن کر ان میں اپنے کسی مامور کو مبعوث کیا تو اس پر ایمان لانے کی بجائے وہ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے صفحہ ہستی سے نابود کرنے پر تل گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نافرمان قوموں کی اس ریت اور اس ظالمانہ طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ"

(فاطر آیات ۴۳، ۴۴)

ترجمہ:۔ اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر ان کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی ڈرانے والا آجائے تو وہ تمام امتوں میں سے ہر ایک سے زیادہ ہدایت پانے والے بن جائیں گے مگر جب ان کے پاس (خود ان کی خواہش اور تمنا کے بموجب) ڈرانے والا آگیا تو اس کا آنا انہیں نفرت میں بڑھانے کا موجب ہوا کیونکہ وہ زمین میں بڑا بننا چاہتے تھے اور بری تدبیریں کرنا چاہتے تھے اور بری تدبیر اسے بروئے کار لانے والوں کا ہی ستیاناس کرتی ہے۔

ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں دوہرے مجرم ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ اپنی بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے پہلے ہی عنداللہ قابل مؤاخذہ ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ اپنی قسموں اور عہد کو توڑ کر اور مامور من اللہ کی مخالفت پر آمادہ ہوکر اور اس کے خلاف برے منصوبے باندھ کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اور زیادہ مغضوب بنا لیتے ہیں اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی گرفت میں آئے بغیر نہیں رہتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے اس ظالمانہ طرز عمل کے برے نتائج سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝"

(فاطر آیات ۴۴، ۴۵)

ترجمہ:۔ پس کیا وہ صرف پہلوں کی سنت (یعنی عذاب) کا تو انتظار نہیں کر رہے تو اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا اور نہ کبھی تو سنت اللہ کو ٹلتے ہوئے دیکھے گا۔ کیا وہ زمین میں نہیں پھرے (اگر ایسا کرتے تو) وہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا (ایسے ظالمانہ طرز عمل کی وجہ سے) کیا انجام ہوا۔ حالانکہ وہ (پہلے لوگ) ان سے طاقت میں زیادہ تھے اور کوئی چیز اللہ کو آسمانوں میں اور زمین میں اپنے ارادہ میں ناکام نہیں کرسکتی وہ یقیناً بہت جاننے والا (اور) بڑی قدرت والا ہے۔

الغرض مامورین الٰہی کے مخالفین کے ظالمانہ طرز عمل کا ایک خاص پہلو یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بداعمالیوں اور نافرمانیوں سے گھبرا کر پہلے خود ہی یہ کہتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے اپنے کسی مامور کو مبعوث کرے تو وہ ضرور بالضرور اس پر ایمان لاکر دوبارہ ہدایت پا جائیں گے لیکن جب ان میں مامور مبعوث ہوتا ہے تو اپنے اس عہد و پیمان کو بھول کر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اب تو کسی نے آنا ہی نہیں اور پھر وہ اس کی مخالفت پر آمادہ ہو کر اس کے خلاف بری تدبیریں اور مکروہ منصوبے باندھنے شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی یہ روش انہیں لے ڈوبتی ہے اور وہ خود ناکام و نامراد اور خائب و خاسر ہوئے بغیر نہیں رہتے ٭

○

میں جی رہا ہوں تمہاری ہی زندگی کیلئے

جہاں یہ آئینہ خانہ ہے آدمی کیلئے — ہر ایک چیز بنی ہے یہاں اسی کیلئے

مگر ہے آدمی اک عبد اپنے خالق کا — کیا ہے پیدا جسے اس نے بندگی کیلئے

یہاں ہمیشہ رہا ہے نہ رہ سکے گا کوئی — نہ بھول عقبیٰ کو دو دن کی زندگی کیلئے

جو بند آنکھ ہوئی آج کل لحد ہے مقام — یہ جسم ہے اسی انجامِ آخری کیلئے

جو مبتلا کبھی فکر و درد میں ہوا ہی نہیں — اٹھا سکے گا بھلا دکھ وہ کیا کسی کیلئے

یہ مال و دولت و حسن و جمال و شوکت و جاہ — ہیں سود مند فقط تیرے جیتے جی کیلئے

نہ دام میں کہیں آجائیو دلِ ناداں — ہے تیری گھات میں شیطان گمرہی کیلئے

سنو سنو، مجھے نفرت سے دیکھنے والو — میں جی رہا ہوں تمہاری ہی زندگی کیلئے

نظامِ عالمِ ہستی کی خیر ہو یارب — ہے اک زمانہ سے کوشاں یہ آشتی کیلئے

کبھی تو دل میں مرے بھی تو ہو گا جلوہ کناں — ترس رہا ہوں میں اس لمحۂ خوشی کیلئے

ترے لطیف تصور کی شاہراہوں میں — بھٹکتا پھرتا ہوں اک تیری دید ہی کیلئے

یہ اپنا اپنا مقدر ہے اپنا اپنا نصیب — کہ غم کسی کے لئے ہے خوشی کسی کیلئے

نہ جانے تیرے لئے رنج و غم سہے کتنے — نہ جانے کتنا میں ترسا ہوں اک ہنسی کیلئے

زہے نصیب ملا ہے مجھے غمِ دوراں
کہ غم یہ ہوتا ہے ہمدم کسی کسی کے لئے

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ جہاد

(۴)

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی ایک اور وجہ یہ بھی بتائی ہے کہ

وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الزمن وھذہ البلاد۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ طبع اول صفحہ ۳)

یعنی موجودہ زمانہ میں اس ملک میں جہاد کی وجوہ معدوم ہیں۔

نیز حقیقۃ المہدی میں فرماتے ہیں:۔

رُفعت ھذہ السنۃ برحم اسبابھا فی ھذہ الایام وأُمرنا ان نعدّ للکافرین کما یعدّون لنا۔ ولا نرفع الحسام قبل ان نقتل بالحسام

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۲۸)

یعنی جہاد کی سنت اس زمانہ میں اس لئے اٹھا لی گئی ہے۔ کہ اب جہاد کے اسباب باقی نہیں ہیں اور ہمیں حکم ہے کہ ہم کافروں سے ایسا ہی سلوک کریں جیسا وہ ہم سے کرتے ہیں۔ اور ہم اس وقت تک ان پر تلوار ہرگز نہ اٹھائیں۔ جب تک وہ ہم پر تلوار نہ اٹھائیں۔

جہاد بالسیف مشروط عمل ہے

حضرات! جہاد کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلامی شریعت کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ حصہ جو عقائد سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا حصہ اعمال سے تعلق رکھتا ہے۔ عقائد سے تعلق رکھنے والے حصہ کی بابت اسلام کا حکم یہ ہے کہ ان پانچوں باتوں پر جو بناء اسلام ہیں۔ یعنی خدا کی ہستی، ملائکہ، انبیاء، خدا کی کتابوں اور آخرت پر ایمان رکھنا، زندگی کا ہر سانس ہر اعتقاد پر گزرنا چاہیئے۔ اگر کسی لمحہ انسان ان میں سے کوئی عقیدہ چھوڑ دے (اس کو کوئی نکالے یا نہ نکالے) خدا کے نزدیک وہ اسلام میں سے نکلا ہوا شمار ہوگا لیکن

اسلام کی تعلیم کا وہ حصہ جو اعمال سے تعلق رکھتا ہے اس میں سے ہر حکم دو قیود سے مقیّد ہے۔ ایک وقت کی قید سے دوسرے شرائط کی قید سے۔ مثلاً نماز جو اُم العبادات ہے۔ اس کے لئے ہر نماز کا وقت مقرر ہے۔ اور کچھ شرائط مقرر ہیں۔ یہی حال روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر اعمال کا ہے۔ قرآن کریم میں ایک بھی حکم جس کا تعلق عمل سے ہے۔ ایسا نہیں۔ جو ان قیدوں سے خالی ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ جہاد بالسیف کی بابت جو حکم ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ اس کا تعلق اعمال سے ہے یا عقائد سے۔ ہر شخص پر یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ اس کا تعلق عمل سے ہے۔ اس لئے جہاد بالسیف بھی مقید بشرائط و وقت ہوگا۔ جب تک وہ شرائط اور مناسب وقت نہ ہو اسلام کی رُو سے جہاد بالسیف پر عمل کرنا درست نہ ہوگا۔ جیسے ناوقت کی نماز یا شرائط کے ماتحت جو نماز ادا نہ کی جائے۔ وہ نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح ناوقت اور بدوں تحقق شرائط کے کوئی جہاد بالسیف کا نعرہ بلند کرے تو درست نہ ہوگا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے زمانہ کی بابت یہ اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف کے شرائط متحقق نہیں ہیں اس لئے اسے دوسرے وقت کے لئے ملتوی کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اس شعر میں لفظ "اب" یہ بتا رہا ہے کہ یہ زمانہ جہاد بالسیف کا نہیں اور کوئی اسلامی حکم جس کا تعلق عمل سے ہو۔ ممنوعہ اوقات میں کیا جائے تو اس کا کرنا حرام ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۱)

اس آیت میں اعتداء کرنے کی نہی کی گئی ہے۔ یعنی ناوقت جو کارروائی کی جائے گی وہ بھی اعتداء میں داخل ہونے کی وجہ سے ممنوع اور حرام قرار پائے گی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فتوے کے مطابق جہاد بالسیف کے التواء کا اعلان فرمایا۔ ورنہ آپ تو اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ فرمایا:۔

وجب علی المومنین ان یحاربوھم ان لم ینتھوا

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۴۵)

یعنی مومنوں پر حملہ آور دشمنوں سے جنگ واجب ہے اگر وہ باز نہ آئیں۔

نیز فرماتے ہیں:۔

وَلَسْتُ اَخَافُ مِنْ مَوْتِیْ وَقَتْلِیْ
اِذَا مَا کَانَ مَوْتِیْ فِی الْجِھَادِ

یعنی مجھے اپنی موت یا قتل ہو جانے کا کچھ بھی خوف نہیں جب کہ میری موت جہاد میں واقع ہو۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرعی جہاد سے کبھی نہیں روکا۔ بلکہ ممنوعہ اوقات میں اس کی بجا آوری سے روکا ہے یا اس نام نہاد جہاد سے روکا ہے۔ جس کو نادانوں نے نفسانی اغراض پورا کرنے کے لئے جہاد نام رکھ دیا تھا۔ اور وہ یہ کہ اختلاف عقیدہ کی وجہ سے غافل انسان کو جان سے مار دیا جائے۔ یا اس کا مال لوٹ لیا جائے۔ آپؑ نے مسلمانوں کو جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالنفس اور جہاد بالقرآن کی طرف دعوت دی۔ جس کی اس زمانہ میں ضرورت تھی۔

ایک قابل غور سوال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تنسیخ جہاد کے الزام کے رد میں ایک اور بات بھی قابل غور ہے۔ کہ جہاد بالسیف کے احکام تو مدینہ میں نازل ہوئے۔ سوال یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ مکی زندگی میں کیا احکام تھے۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اس زمانہ میں خود حضورؐ کو اور مسلمانوں کو یہی حکم تھا کہ

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

یعنی صبر و رضا کا نمونہ دکھائیں اور خدا کے حضور جھکے رہیں۔

قرآن کریم کے ان احکام کی بابت جو مکی زندگی میں نازل ہوئے۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ احکام اب قیامت تک قابل عمل ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو بتایا جائے کہ کیا قیامت تک کوئی زمانہ بھی آئے گا۔ جبکہ مسلمانوں کو من حیث القوم مکّی زندگی کے ان احکام پر عمل کرنا پڑے گا۔ اور اگر ایسا کرنا پڑے گا۔ تو کیا اس وقت جہاد بالسیف کو ملتوی سمجھنا ضروری ہوگا یا نہیں؟

پس جب جہاد بالسیف شرائط کے متحقق نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہو سکتا ہے تو حضرت اقدسؑ پر اعتراض کیسا؟ البتہ ان معترضین کو سوچنا چاہیئے کہ جماعت کے نزدیک تو جہاد بالسیف کا وقت ہی نہیں تھا بلکہ جہاد کبیر کا وقت تھا اور جماعت شب و روز اس جہاد کی بجا آوری کی سعادت حاصل کرتی رہی۔ لیکن جن لوگوں کے نزدیک جہاد بالسیف کا وقت تھا۔ انہوں نے نہ تو جہاد بالسیف کیا اور نہ ہی جہاد کبیر۔ ہم تو خدا تعالےٰ کو یہ جواب دیں گے کہ مسیح پاک علیہ السلام نے جہاد بالسیف کی شرائط متحقق نہ ہونے کی وجہ سے جہاد بالسیف کو ملتوی قرار دیا تھا۔ مگر یہ لوگ خدا تعالےٰ کو کیا جواب دیں گے؟ کیونکہ ان کے نزدیک تو شرائط جہاد موجود تھے۔ پھر انہوں نے کیوں جہاد بالسیف نہیں کیا؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا دوسرے علماء نے بھی یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ زمانہ جہاد بالسیف کا نہیں۔ بلکہ جہاد بالقلم کا ہے۔ بطور نمونہ یہاں صرف چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا۔

"بھائیو! اب سیف کا وقت نہیں رہا۔ اب بجائے سیف قلم سے کام لینا ضروری ہوگا مسلمانوں کے ہاتھ میں سیف کا آنا کیونکر ممکن ہے جبکہ ان کا ہاتھ ندارد ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا جانی دشمن ہے۔ شیعہ سنی کو اور سنی شیعہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلحدیث۔ اہل تقلید وعلیٰ ہذا القیاس ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو اس نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔"
(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۵)

مولانا ظفر علی خان صاحب نے لکھا۔
"اسلام نے جب کبھی جہاد کی اجازت دی ہے۔ مخصوص حالات میں دی ہے۔ جہاد ملک گیری کی ہوس کا ذریعہ تکمیل نہیں ہے۔ اس کے لئے امارت شرط ہے۔ اسلامی حکومت کا انتظام شرط ہے۔ دشمنوں کی پیش قدمی اور ابتدا شرط ہے۔"
(اخبار زمیندار لاہور ۲۴ جون ۱۹۲۶ء)

اور آج کے علماء میں سے مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب اس بارہ میں اپنی کتاب "سود" حصہ اول کے صفحہ ۷۷، ۸۰ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں۔
"ہندوستان اس وقت بلاشبہ دارالحرب تھا۔ جب انگریزی حکومت یہاں اسلامی سلطنت کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کا فرض تھا کہ یا تو اسلامی سلطنت کی حفاظت میں جانیں لڑاتے۔ یا اس میں ناکام ہونے کے بعد یہاں سے ہجرت کر جاتے۔ لیکن جب وہ مغلوب ہو گئے۔ انگریزی حکومت قائم ہو چکی اور مسلمانوں نے اپنے پرسنل لاء (مذہبی قوانین) پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں رہنا قبول کر لیا تو اب یہ ملک دارالحرب نہیں رہا"

اختر شیرانی صاحب کہتے ہیں ؎
اختر نے نوک خامہ کو نشتر بنا لیا
موزوں نہ تھا زمانہ تلوار کے لئے
(اخبار زمیندار ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو جہاد بالقرآن کی طرف دعوت دی۔ اور جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالنفس کا مشورہ دیا۔ تا امت محمدیہ کی اصلاح ہو اور اسلام کے نورانی چہرہ کو دنیا میں دکھلایا جائے یہی جہاد ہے جو اس وقت درکار ہے۔ اور یہی جہاد مسلمانوں کو قعر مذلت سے اٹھا کر بام رفعت تک پہنچا سکتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے براہین احمدیہ لکھ کر کفر پر بھرپور علمی حملہ کیا۔

پھر مذاہب عالم کانفرنس میں اسلام کی تمام مذاہب سے کشتی تھی۔ آپ نے فتح و ظفر کا پھریرا لہرایا۔ اور کفر کو بھرپور شکست دی۔ اور اسلام کی فتح کے نقارے اور شادیانے بجائے گئے۔ چنانچہ آپ کے اس عظیم الشان علمی اور قلمی جہاد کو مشاہدہ کر کے آپ کے ہم عصر یہ اعتراف و اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے کہ آپ اسلام کے فتح نصیب جرنیل تھے۔"

اخبار "وکیل" امرتسر نے آپ کی وفات پر لکھا۔
"مرزا غلام احمد کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے خلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے دشمنوں کو عرصہ تک پست و پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ...... انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا وہ اس وقت تک مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"
(اخبار وکیل امرتسر)

پاکستان کے نامور مورخ شیخ محمد اکرم صاحب ایم۔ اے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "موج کوثر" میں لکھتے ہیں:۔
"عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدے کا خیال دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں اور نہ تبلیغی جہاد۔ لیکن احمدی .... دوسرے جہاد یعنی تبلیغ کو ایک فریضۂ مذہبی سمجھتے ہیں۔ اور اس میں انہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔" (صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴)

"چنانچہ اکناف عالم میں خدا تعالیٰ نے اپنی اس جماعت کو پھیلا دیا۔ حجت و برہان کی رو سے ان کو غلبہ دیا۔ وہ آواز جو قادیان کی سرزمین سے بلند ہوئی تھی۔ اس نے اپنی روحانی طاقت سے قرآن کریم کے ذریعہ یورپ کے باشندوں کے دل فتح کئے۔ سپین میں علم اسلامی جا بجا لہرایا جا رہا ہے۔ افریقہ کے صحراؤں اور جنگلوں میں جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ امریکہ کے دولتمند لوگ جہاد کبیر کی بدولت اسلام کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ آج عیسائیت یہ بات سوچنے پر مجبور ہو رہی ہے کہ کیا وہ اس حملہ کو جو احمدیت کی جانب سے روحانی رنگ میں کیا گیا ہے اور اس کی زد دلوں پر ہے روک سکے گی یا نہیں۔ آپ بہت جلد سن لیں گے کہ اس جہاد کبیر کی بدولت اسلام اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ دنیا میں پھیل گیا اور آمنہ کا لال قوموں میں مقبول ہو گیا۔ کیونکہ یہی اس کی بعثت کا مقصد تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن

پیغمبرِ اسلامؐ
آزادیٔ ضمیر کے عظیم علمبردار

(مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم۔ اے شاہد مربی سلسلہ مقیم سیالکوٹ)

ہمارے آقا و محسن سید الانبیاء والاصفیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور مطہر حیات بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپؐ کی پاکیزہ زندگی ہر جہت سے کامل ہے۔ اور تمام بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔ ایام طفولیت سے عنفوان شباب تک حسین اور اعلیٰ اخلاق کی جھلکیاں قدم قدم پر نظر آتی ہیں۔ اور پھر عملی زندگی کا آغاز ہوا تو آپؐ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اپنے اندر عجیب شان دلربائی رکھتا ہے۔ قول و فعل اور گفتار و کردار زبردست مقناطیسیت اور دلکشی کا باعث بنتے ہیں۔ صلح و امن اور سلامتی کا پیغامبر اپنی محبت اور ہمدردی سے بنی نوع انسان کو اپنا گرویدہ بناتا ہے۔ اور آپؐ کے متبعین اپنی جانیں نچھاور کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ شرف انسانیت کا اس حد تک خیال رکھا۔ کہ بلا لحاظ مذہب و ملت ہر انسان سے محبت اور ہمدردی کا سلوک فرمایا۔

اس محبت و ہمدردی کا تقاضا تھا کہ آپؐ کے ذریعہ سے جو تعلیم بنی نوع انسان کے سامنے پیش کی گئی۔ اس میں کسی کی آزادی ضمیر کو نہیں دبایا گیا۔ ہر ایک کو اظہار عقیدہ کی مکمل آزادی تھی۔ آپؐ نے مذہبی آزادی کے وہ سنہری اصول بیان فرمائے جو صرف اسلامی تعلیمات کا ہی خاصہ ہیں۔

آزادیٔ ضمیر اور اسلام کی حسین تعلیم

حسن و رعنائی کے اندر ایک قسم کی عجیب مقناطیسیت اور کشش پائی جاتی ہے۔ جس کی طرف قلوب انسانی خود بخود مائل ہوتے ہیں۔ حسن کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کسی جبر و اکراہ اور تشدد اور جور کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسلام کی مصفیٰ اور پاکیزہ تعلیم جو اپنے اندر بے انتہا حسن اور دلکشی رکھتی ہے۔ اسے کسی جبر و اکراہ کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اور وہ پیاری تعلیم جو انسان کو اس کی اعلیٰ و ارفع اقدار پر پہنچانے والی ہو پیاسی روحیں خود بخود اس کی طرف کھچی چلی آتی ہیں۔ اور اپنی تشنگی دور کرتی ہیں۔ اور کسی ٹھیکیدار کو قانونی یا غیر قانونی سہارا لینے کی ضرورت نہیں اور نہ ہادی کامل محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ ہے۔ بلکہ آپؐ نے جو آفاقی تعلیم پیش کی اس میں واضح ہدایت تھی۔

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ
وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ
(الکہف)

اے رسول تو کہہ دے کہ اسلام دینِ حق ہے۔ اور یہ تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ پس تم میں سے جو چاہے وہ اس پر ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کر دے۔
پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے یہ اعلان کروا دیا۔

قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ ۝

(سورۃ یونس)

یعنی اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آیا ہے پس اب جو شخص ہدایت قبول کرے گا۔ تو اس کا فائدہ خود اس کے نفس کو پہنچے گا اور جو گمراہی کے راستے پر چلے گا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہوگا۔ اور میں کوئی تمہاری ہدایت کا ذمہ وار نہیں۔

قرآن مجید کی ان معقول آیات میں عقیدہ اور مذہب کو انسان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور ہدایت اور گمراہی کے نتیجہ میں اچھے اور بُرے اثرات و نتائج کی ذمہ واری اسی پر ڈالی گئی ہے۔ اور واضح کر دیا گیا ہے کہ خدا کا رسول کسی کو زبردستی ہدایت کے راستہ پر نہیں لا سکتا۔ اور نہ ہی اس بات کا وہ ذمہ دار ہے۔

پھر قرآنی تعلیم کا یہ احسان عظیم ہے۔ جس نے عقیدہ و مذہب اختیار کرنے کے لئے جبر و اکراہ کی کلیتہً نفی کر دی اور فرمایا۔

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا۔ (بقرہ)

یعنی دین کے معاملہ میں جبر نہیں ہدایت اور گمراہی کا معاملہ پوری طرح کھل چکا ہے پس اب جو شخص گمراہی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے گا۔ وہ گویا ایک نہایت مضبوط کڑے کو پکڑ لے گا، جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

پس اسلام کے اس سنہری اصول کے ہوتے ہوئے کوئی بھی اسلام کا دعویدار یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی شخص اپنے عقیدہ کا برملا اعلان نہ کرے۔ ایسا طریق اختیار کرنے والا شخص اپنی حرص و آز اور سفلی جذبات کو تو تسکین دے سکتا ہے۔ مگر اس کا دعوئے اسلام باطل ہے۔ اور اسلامی تعلیمات سے وہ روگردانی کرنے والا بھی ہوگا۔

تبلیغ و اشاعتِ دین کے لئے جو فرمانِ الٰہی آپ کو ملا۔ آپؐ نے اس کا اعلان فرما کر بھی جبراً ایمان لانے کی نفی کی۔ جس کا اس ارشادِ ربانی میں ذکر ہے۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اھْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔

(آل عمران)

اے رسول اہل کتاب اور امیوں (مشرکین) سے کہہ دے کہ کیا تم اسلام قبول کرتے ہو یعنی انہیں اسلام کا پیغام پہنچا دے پھر اگر وہ اسلام قبول کر لیں۔ تو وہ یقیناً ہدایت پا گئے۔ اور اگر وہ پھر جائیں (یعنی تیری دعوت کو رد کر دیں) تو تیرا کام تو صرف پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خود دیکھ رہا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآنی سیرت کی حامل ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کے اخلاق و کردار کے بارے میں یہ گواہی دی ہے۔

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ

یعنی آپؐ کا خلق عظیم قرآن ہے۔

پس یہ مختلف آیات جو قرآن کریم کے مختلف حصوں سے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی عکاسی کرتی ہیں۔ یہ آیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف زمانوں میں نازل ہوئی تھیں۔ اور آخری آیت آپؐ کی وفات کے قریب نازل ہوئی یہ ساری آیات قطعی اور یقینی طور پر آزادئ ضمیر کو دبانے کے منافی ہیں۔ اور جبر و اکراہ سے اشاعتِ دین کو ممنوع قرار دیتی ہیں۔ اور رسول اور اس کے متبعین کا صرف یہ کام بتاتی ہیں کہ وہ دینی تعلیم کو کھول کر لوگوں کو سنا دے۔ اور اسی طریق عمل کی اسوۂ رسول سے شہادتیں ملتی ہیں۔

(۱) ایک موقعہ پر جب بنو نضیر مدینہ سے جلاوطن کئے گئے (معاہدہ کی خلاف ورزی کے باعث اور ان کا اپنا فیصلہ تھا۔ تو ان میں وہ لوگ بھی تھے جو انصار کی اولاد تھے (اوس اور خزرج قبائل کے بعض بچے جو نذر مان کر یہودی بنا دیے گئے تھے) انصار نے انہیں روک لینا چاہا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآنی آیت لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کے تحت انصار کو منع فرمایا کہ وہ ایسا نہ کریں۔ ان کے مذہب کے مطابق انہیں بنو نضیر کے ہمراہ جانے کا حق ہے۔
(ابو داؤد کتاب الجہاد)

(۲) اسی طرح جب خیبر کے یہودی اور نجران کے عیسائی اسلامی حکومت میں داخل ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ اور عمل میں انہیں مکمل آزادی دی (بخاری کتاب المغازی۔ ابوداؤد کتاب الخراج)

(۳) جب نجران کے عیسائی مدینہ میں آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد نبوی کے اندر اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی۔ اور جب صحابہؓ نے انہیں روکنا چاہا تو آپؐ نے ان صحابہؓ کو منع فرمایا۔ چنانچہ عیسائیوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے مسجد نبوی میں عبادت کی۔ (زرقانی جلد ۴)

پس ہادئ برحق محسنِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی حسین تعلیم آپؐ کی دلکش سیرت طیبہ سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپؐ آزادئ ضمیر کے عظیم علمبردار ہیں اور ہر انسان کو عقیدہ و مذہب کی آزادی کا بنیادی حق عطا فرماتے ہیں۔

یہی اسوۂ حسنہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اور تمام اہلِ اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور یہی عقلِ سلیم کا تقاضہ ہے سیاسی اور مصلحت بین کبر و نخوت کی آمیزش رکھنے والی عقل خوف و ہراس تو پیدا کر سکتی ہے۔ مگر اَحَدٌ اَحَدٌ کی اس بلالیؓ آواز کو ہرگز نہیں دبا سکتی۔ عقیدہ و مذہب کے اظہار سے روک کر آزادئ ضمیر کو کچلنا آفاقی تعلیم اور انسانی اقدار کی صریحاً توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی تعلیم کے خلاف کسی ایسی کج روی سے بچائے رکھے۔ اور قرآنی سیرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرہ وصولی مجالس خدام الاحمدیہ

یکم فروری تا دس فروری

قائدین کرام سے گزارش ہے کہ یکم فروری سے دس فروری تک عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز کو ارسال فرمائیں۔ اس عشرہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

۱۔ اس عشرہ میں ہر خادم سے رابطہ قائم کریں اور کوشش کریں کہ تدریجی لحاظ سے وصولی پوری ہو جائے۔

۲۔ جن مجالس نے ابھی تک سال ۷۹-۱۹۷۸ء کا بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں نہیں بھجوایا وہ فوری طور پر بجٹ بھجوائیں

۳۔ سرائے خدمت کے وعدہ جات کی وصولی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔

جزاکم اللہ

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقفِ عارضی میں احباب ضرور حصّہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ عارضی کے لئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اسکے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دُور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اُسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقفِ عارضی کے لئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ اس قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اُسے مل جائے۔" (الفضل ۲۶ فروری ۱۹۷۱ء صـ۳)

تحریک وقفِ عارضی اپنی افادیت اور تربیت کے لحاظ سے اِس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ جملہ احباب ہر سال ضرور ایک مرتبہ یا زیادہ دفعہ اپنے اوقاتِ خدمتِ دین کے لئے پیش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

قرآن کریم سے فائدہ اُٹھانے کا طریق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے میاں غلام محمد اختر صاحب کی تفسیر کبیر کے سرورق پر تحریر فرمایا:-

"قرآن کریم خدا کا کلام ہے اور اس کا ہدایت نامہ ہے اور سب برکتیں اس میں جمع ہیں۔ اسے مزید برکت کسی نے کیا دینی ہے۔ اصل برکت یہی ہے کہ انسان اسے غور سے پڑھے، عمل کی نیت سے پڑھے، اور اپنے ذاتی خیالات سے آزاد ہو کر پڑھے اور بار بار پڑھے تاکہ اس کے علوم دل میں جذب ہو جائیں اور مستقل طور پر افکار پر حاوی ہو جائیں۔ تب اور صرف تب انسان اس سے حقیقی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پس اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور اس سے کم پر صبر نہیں کرنا چاہیئے۔"

اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس ہدایت کو پیش نظر رکھیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کے والد مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ موضع جلیسر تحصیل و ضلع گجرات مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ سے آنے کے بعد اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے جنازہ دوسرے دن ربوہ پہنچا اور ازراہ شفقت حضور نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم عرصہ سے جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بلکہ آپ کے عرصہ صدارت میں جماعت بھی اپنا چندہ صد فی صد پورا ادا کرنے کی توفیق پاتی رہی۔ گاؤں اور اردگرد کے دیہات میں بھی ہر دلعزیز اور بارسوخ تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کا خود کفیل ہو اور ہمیں صبر کی توفیق عطا کرے اور مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

(خاکسار عبد الکریم ایس ڈی او۔ کامرہ چھاؤنی ضلع کیمبل پور)

۲۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ عزیزی بشریٰ بیگم (بنت ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم چک ۱۲۶ رکھ برانچ ضلع فیصل آباد) ربوہ عالم جوانی میں ہی داغ مفارقت دے گئیں۔

مرحومہ اپنے پیچھے دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار غلام رسول۔ دار الیمن ربوہ)

تعلیم القرآن حاصل کرنیوالوں کیلئے ضروری اعلان

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے (المسیح الموعودؑ)

قرآن کریم ہمارے ربِّ رحیم کا ایسا کلام ہے جو اپنے اندر ہر قسم کی برکات لئے ہوئے ہے۔ اس میں مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ دوسری اقوام کے لئے بھی خیر ہی خیر ہے۔ جماعت احمدیہ کو قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے پر خاص زور دینا چاہیئے۔ اس ضمن میں نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن کے زیر انتظام مسجد مبارک ربوہ میں ایک متفرق تعلیم القرآن کلاس جاری ہے جس کے لئے ایک کل وقتی معلم مقرر ہیں جو کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے والوں کو ناظرہ و باترجمہ قرآن کریم پڑھا سکتے ہیں اور قرآن کریم حفظ بھی کرا سکتے ہیں۔ ہونہار طلباء کو مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار وظیفہ اور اگر ربوہ سے باہر کے رہنے والے ہوں تو اُن کے لئے دار الضیافت میں رہائش اور کھانے کا بھی مفت انتظام کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت اپنے مڈل تک تعلیم رکھنے والے بچوں اور بڑوں کو اس کلاس میں بھجوا کر فائدہ اُٹھانے کی کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

مطالعہ کتب

ماہ فروری/تبلیغ میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لدھیانہ" مقرر ہے۔ تمام قائدین مقامی کتاب مرکز سے منگوا کر اپنے خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت محرّرین

تحریک جدید میں چند آسامیوں کے لئے محررین کی ضرورت ہے۔ اسی کے سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے میٹرک پاس نوجوان اپنی درخواستیں صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ تحریری امتحان مورخہ سات فروری ۱۹۷۹ء بروز بدھ ۹ بجے صبح اور انٹرویو مورخہ ۷۹-۲-۸ کو ہوگا۔ اصل سندات ہمراہ لا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ برادرم مکرم محمد احمد صاحب علوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ قبولہ ضلع ساہیوال کا نکاح مکرمہ عذرا پروین صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال قبولہ ضلع ساہیوال کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار -/۵۰۰۰ روپے حق مہر کے عوض مورخہ ۲۹/۱/۷۹ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ (آمین)

(محمد حلیم سیکرٹری مال گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم مرزا برہان احمد حال جرمنی کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ العزیز بنت محمد اکرم خان صاحب (مرحوم) مکرم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو مسجد احمدیہ میں مبلغ -/۲۵۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

(حاجی مرزا نذیر احمد محلہ دار الیمن غربی۔ ربوہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۷۸ء تا ۳۰ نومبر ۷۸ء

(۳)

۱۷۱۔ چوہدری عبدالکریم صاحب ورسول بیگم صاحبہ ربوہ و اسلام آباد ۲۵۰ ـــ ۰۰
۱۷۲۔ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ سرگودھا ۲۱۵ ـــ ۰۰
۱۷۳۔ عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال " کنجاہ ۲۰ ـــ ۰۰
۱۷۴۔ سعید احمد صاحب بدر دارالصدر ربوہ ۳۱ ـــ ۰۰
۱۷۵۔ محمد عیسیٰ صاحب درد منجانب صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز مرحوم ۲۵۰ ـــ ۰۰
۱۷۶۔ امۃ الحی صاحبہ بیگم مرزا محمد حسین صاحب کراچی ۲۵ ـــ ۰۰
۱۷۷۔ محمد الیاس صاحب بقاپوری " ۲۵ ـــ ۰۰
۱۷۸۔ اسداللہ خان صاحب چک 55/12-L ساہیوال ۳۰ ـــ ۰۰
۱۷۹۔ احمد دین صاحب شادیوال ضلع گجرات ۲۰۰ ـــ ۰۰
۱۸۰۔ ملک ذبیح احمد صاحب دوالمیال ۲۰ ـــ ۰۰
۱۸۱۔ کرنل ملک عبدالعزیز احمد صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۱۸۲۔ میجر ملک فاروق احمد صاحب " ۲۵ ـــ ۰۰
۱۸۳۔ بچگان ملک عبدالمالک صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۱۸۴۔ سید محمد مسعود صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۰ ـــ ۰۰
۱۸۵۔ چوہدری محمد نواز صاحب حویلی وساویوالہ ۲۰ ـــ ۰۰
۱۸۶ سلیم احمد صاحب گوجرانوالہ ۲۰ ـــ ۰۰
۱۸۷۔ عبدالحمید صاحب یارن مرچنٹ " ۱۰ ـــ ۰۰
۱۸۸۔ خوشی محمد صاحب " ۲۰ ـــ ۰۰
۱۸۹۔ ثناء اللہ خان صاحب مرحوم بذریعہ شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ ۳۰۰ ـــ ۰۰
۱۹۰۔ نصیر احمد صاحب ابن ٹھیکیدار کریم بخش صاحب " ۱۲۱ ـــ ۰۰
۱۹۱۔ حافظ مبارک احمد صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۱۹۲۔ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم صاحب سلیم " ۱۵ ـــ ۰۰
۱۹۳۔ انعام الحق صاحب جنجوعہ " ۱۱ ـــ ۰۰
۱۹۴۔ عبدالرحمٰن خان صاحب ایجنٹ الفضل " ۱۰ ـــ ۰۰
۱۹۵۔ ملک منور احمد صاحب " ۶۰ ـــ ۰۰
۱۹۶۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۱۹۷۔ مرزا محمد آصف صاحب " ۱۵ ـــ ۰۰
۱۹۸۔ امۃ الجمیل صاحبہ سعید خان صاحب تاجر " ۱۰ ـــ ۰۰
۱۹۹۔ آصف محمود صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۲۰۰۔ رفیع احمد صاحب فاروقی " ۱۰ ـــ ۰۰
۲۰۱۔ چوہدری نصرت احمد ناصر صاحب چک ۱۶۶ مراد ۳۰ ـــ ۰۰
۲۰۲۔ ڈاکٹر محمد سرور صاحب منہاس " ۱۰ ـــ ۰۰
۲۰۳۔ اہلیہ صاحبہ حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری دارالعلوم غربی ربوہ ۱۱ ـــ ۰۰
۲۰۴۔ مختار احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۱۶۰ پھلروال ۴۰ ـــ ۰۰
۲۰۵۔ بیگم صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نیویارک ۱۰۰ ـــ ۰۰
۲۰۶۔ چوہدری فضل علی صاحب چک 195/E-B وہاڑی ۳۹ ـــ ۰۰
۲۰۷۔ محمد الدین صاحب شیخ فیصل آباد منجانب جماعت ایمن آباد ۱۰۰ ـــ ۰۰
۲۰۸۔ ام خلیق احمد صاحب گھڑیال کلاں شیخوپورہ ۲۵ ـــ ۰۰
۲۰۹۔ صدر صاحب محلہ دارالیمن ربوہ ۲۶ ـــ ۰۰
۲۱۰۔ سید محمد صادق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازیخان ۲۱ ـــ ۰۰
۲۱۱۔ سید محمد احسن شاہ صاحب " ۱۷ ـــ ۰۰
۲۱۲۔ عائشہ صاحبہ " ۱۰ ـــ ۰۰
۲۱۳۔ سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ نانگ منڈی ۱۴۰ ـــ ۰۰
۲۱۴۔ چوہدری منیر احمد صاحب کوہاٹ ۴۰ ـــ ۰۰
۲۱۵۔ عبدالوحید صاحب بنگش " ۲۰ ـــ ۰۰ بقیہ

یہ وقت پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"...... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلا ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ ....." (کشتی نوح صفحہ ۱۷)

حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد عالیہ کی رو سے وقت کی اہمیت کو پہچاننا ہر مومن کا فرض ہے۔ امراء کرام، صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال بھی چندہ جات کی بروقت وصولی اور ترسیل کی نگرانی فرما کر خدا تعالیٰ کی طرف سے بے حساب انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک زمانہ کی ہر گھڑی کی اہمیت و عظمت کو کما حقہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

خاکسار کے بھائی چوہدری منظور احمد صاحب آفیسر انسپکٹر بیت المال لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۱ جنوری ۱۹۷۹ء بروز اتوار دو بچوں کے بعد دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے صالحہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچی کو لمبی زندگی دیکر نیک اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

(مقبول احمد خادم ۲۲/۱ دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم برادرم حکیم ممتاز احمد صاحب کڑیانوالہ ضلع گجرات کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ملک سلطان احمد معلم وقف جدید کھوکھر غربی۔ گجرات)

۲۔ خاکسار عرصہ چار سال سے بعارضہ فالج بیمار ہے نیز میری چھوٹی بہن ایم۔ اے کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
(محمد صدیق خان۔ لاہور)

۲۱۶۔ انوار احمد صاحب ٹیکسلا ۱۰ ـــ ۰۰
۲۱۷۔ لئیق احمد صاحب اٹک ۲۵ ـــ ۰۰
۲۱۸۔ ملک رشید احمد صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۲۱۹۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ ۱۰ ـــ ۰۰
۲۲۰۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۲۲۱۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب " ۱۰ ـــ ۰۰
۲۲۲۔ رحمت بی بی صاحبہ ہانڈو گوجر ۱۰ ـــ ۰۰
۲۲۳۔ بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید لاہور کینٹ ۵۰ ـــ ۰۰
۲۲۴۔ ایم عمر حیات صاحب احمد آباد جنوبی ۳۱ ـــ ۰۰
۲۲۵۔ امینہ بیگم صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۰ ـــ ۰۰
۲۲۶۔ حکیم عبدالرحیم صاحب مصری شاہ لاہور ۱۰ ـــ ۰۰
۲۲۷۔ حکیم منور احمد صاحب " " ۲۷ ـــ ۰۰
۲۲۸۔ والدہ صاحبہ سید ارشاد علی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۴۰ ـــ ۰۰
۲۲۹۔ والدہ صاحبہ چوہدری عبدالوحید صاحب " " ۱۰ ـــ ۰۰

(باقی)

جماعت احمدیہ کی ۶۰ ویں مجلس مشاورت

جملہ امراء و اضلاع جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰، ۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۱۹۷۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(۱) ایجنڈا کے لئے تجاویز: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش (فروری ۱۹۷۹ء) مقرر کی گئی ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

(۲) نمائندگان مجلس مشاورت کے اسماء گرامی ۱۰ مارچ / امان تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔

(۳) جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۷۹ء کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو (مقررہ کوٹہ کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاعات یکم مارچ تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

شکریہ احباب

میرے شوہر محترم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے بکثرت خطوط و تاریں موصول ہوئی ہیں۔ اور ان کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ کثرت سے اہل ربوہ نے گھر آکر تعزیت کا اظہار کیا جو ہمارے غم زدہ دلوں کے لئے تسلی و تشفی کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے تمام بہنوں بھائیوں کی ممنون ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

چونکہ سرِدست فرداً فرداً جواب دینا بہت مشکل ہے اس لئے بذریعہ الفضل میں سب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔

(بیگم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی مرحوم۔ حامد لاج دارالرحمت شرقی ربوہ)

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

۲۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو ربوہ میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کی صاحبزادی عزیزہ بدر النساء صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آگئی۔ مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب امیر جماعت ہائے ضلع مظفر گڑھ اپنے صاحبزادے حسن اقبال خان صاحب ایم ایس سی کی بارات لے کر گیارہ بجے دن بوہ پہنچے اور ۱۲ بجے کے قریب چوہدری شبیر احمد صاحب دولہا اور باراتیوں سمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ نے شرف ملاقات کے بعد اجتماعی دعا سے نوازا۔ سوا دو بجے بعد دوپہر بارات کی روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ کی صدارت میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور مکرم احسان الرحمٰن (لبرا) کارکن تحریک جدید نے درثمین کے چند اشعار خوش الحانی سے سنائے بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا فرمائی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد خواتین مبارکہ نے بھی دلہن کو اپنی قیمتی دعاؤں سے نوازا۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ تعلق فریقین اور سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنے۔ آمین!

اطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں ان سے بچنے کیلئے ہم سے رجوع کریں

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد (بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ)

فیصل آباد

فون نمبر:

دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیر قانونی محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

سکنی اراضی برائے فروخت

ربوہ میں مندرجہ ذیل قطعات با موقعہ قابل فروخت ہیں خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:

(۱) ۳۴/۲۹ ساڑھے گیارہ مرلے محلہ دارالعلوم شرقی (۲) ۲/۲ نصف دس مرلہ۔ محلہ دارالبرکات نزد مسجد اقصیٰ (۳) ۳۰/۲۱ ایک کنال گراسی پلاٹ محلہ دارالنصر۔ (۴) ۲۲/۱۴ ایک کنال محلہ دارالصدر۔

پتہ: معرفت غلام محمد ۳۲ حبیب اللہ روڈ۔ عبدالرشید (آرکیٹکٹ) گڑھی شاہو۔ لاہور

بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون دفتر: ۵۰۸ فون رہائش: ۴۰۵

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۳/۱ کی شام ۸/۱ بجے پہلا نواسہ عطا فرمایا ہے جو عزیزہ قدسیہ اور عزیز شیخ مظفر احمد صاحب بدین کا دوسرا بچہ ہے۔ عزیز مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف بورے والہ کا پوتا ہے۔ احباب زچہ و بچہ کی صحت و اقبال مندی کے لئے دعا فرمائیں۔

شیخ عبدالواحد۔ واقف زندگی

کوٹھی المامون دارالصدر شمالی ربوہ

تلاش گمشدہ سرٹیفکیٹ

میرا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ (Original) کہیں گم ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ شکریہ!

(ڈاکٹر رشید احمد چوہدری ۵/۱ دارالصدر شمالی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر: ایل۔ ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah